Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲	۱۹ / فتح ۱۳۲۷ ہش	۱۷ / صفر ۱۳۶۸ھ	۱۹ / دسمبر ۱۹۴۸ء	نمبر ۲۸۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ ماہ فتح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو کھانسی کی تکلیف سے افاقہ ہے احباب صحت کلی کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت بدستور علیل ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں۔

شرق اردن نے صلح کی گفتگو شروع کر دی

عمان ۱۸ / دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اقوام متحدہ کے فلسطینی نمائندوں کے درمیان صلح کی گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔ آج نمائندوں نے صلحنامہ کی شرائط پر غور کیا۔ یہود سے صلح کی پہیلی کڑی ہے امید ہے کہ یہود اور شرق اردن کے درمیان صلح ہو جائیگی

انڈونیشی معاملہ مصالحتی کمیٹی کے سپرد کیا جائے

پیرس ۱۸ / دسمبر۔ انڈونیشیا ریڈیو نے آج اعلان کیا کہ امریکی بیڑے نے انڈونیشی کی اس درخواست پر جس میں سلامتی کونسل سے مداخلت کی درخواست کی گئی تھی ۱۸ / اسے زنی کرتے ہوئے کہا کہ اس درخواست پر سلامتی کونسل میں غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ یہ معاملہ مصالحتی کمیٹی کے سپرد کر دینا چاہیئے۔

پاکستان میں اطالوی وفد کی آمد

کراچی ۱۸ / دسمبر۔ امید ہے اگلے سال فروری میں اٹلی کا ایک تجارتی وفد پاکستان سے تجارتی تعلقات قائم کرنے کے لئے آئے گا۔ روم کے تجارتی حلقوں کا کہنا ہے کہ اٹلی پاکستان کو مشینری۔ کپڑے ادویات ریلوں اور بجلی کا سامان بھیج سکتا ہے

سلامتی کونسل کا اجلاس پیرس ختم ہو گیا

پیرس ۱۸ / دسمبر۔ کل سلامتی کونسل کا اجلاس پیرس ختم ہو گیا۔ آئندہ اجلاس ایک ماہ کے بعد لیک سکس میں منعقد ہوگا۔ ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہنگامی حالات پیدا ہو جانے پر کونسل کا اجلاس اس سے قبل بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن اس صورت میں اسے تین روز قبل اطلاع دینا ضروری ہوگا۔

روس نے کوئی احتجاج نہیں کیا

پیرس ۱۸ / دسمبر فرانسیسی وزارت خارجہ نے ایک بیان میں بتایا کہ ابھی تک روسی حکومت کی طرف سے روسی ریڈیو کے مینار گرانے کے خلاف کوئی احتجاج موصول نہیں ہوا۔ یہ مینار فرانسیسی سپاہیوں نے گرائے تھے۔ کیونکہ ان سے ہوائی جہازوں کے ٹکرانے کا احتمال رہتا تھا۔

پارلیمنٹ کے اجلاس میں وزیر خزانہ نے چار بل پیش کئے

کراچی ۱۸ / دسمبر۔ آج پارلیمنٹ کے اجلاس میں پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمدؐ نے چار بل پیش کئے۔ پہلا بل پاکستان میں ایک صنعتی مالی کارپوریشن کے قیام کا حامل ہے۔ جو تین کروڑ روپے کے سرمایہ سے جاری کی جائے گی دوسرے بل میں ذخیرہ اندوزی اور چوربازاری کی روک تھام کے لئے سخت تدابیر اختیار کرنے اور مجرموں کو سنگین سزائیں دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تیسرے بل کا مقصد یہ ہے کہ جو شخص اپنے بعد ایک لاکھ سے زیادہ کی جائداد چھوڑے اس پر ٹیکس عائد کیا جائے۔ چوتھے بل میں کہا گیا ہے کہ بنکنگ کمپنیوں کے متعلق قوانین وضع کرکے انہیں ایک ضابطہ میں لایا جاسکے۔ یہ بل مزید غور کیلئے ترمیمی کمیٹیوں کے سپرد کر دئے گئے ہیں

نسلی امتیاز کے نظریہ کی مذمت

جوہنسبرگ ۱۸ / دسمبر۔ جنوبی افریقہ کی دو اہم سیاسی پارٹیوں نے ڈاکٹر میلان کی نسلی امتیاز کی پالیسی کی سخت مذمت کی۔ اور انہوں نے اس کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے وہ پارٹیاں افریقن نیشنل کانگریس اور آل افریقن کنونشن ہیں

برطانوی سپاہی چھوڑ دئے گئے

برلن ۱۸ / دسمبر بی بی سی نے اعلان کیا ہے کہ ایک سرحدی جھگڑے کے نتیجہ میں روسیوں نے جن سات برطانوی سپاہیوں کو گرفتار کیا تھا۔ انہیں آج چھوڑ دیا گیا ہے۔

دو سرکاری فوجوں کو ختم کر دیا گیا

نانکن ۱۸ / دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ جنرل چیانگ کائی شیک نے پیکنگ سے جنگی ہیڈ کوارٹر نانکن سے ۷۰ میل شمال ... منتقل کر لیا ہے کمیونسٹ ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ نانکن کے شمال مغرب میں جن دو سرکاری فوجوں کے گرد گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ ان کو ختم کر دیا گیا ہے۔

ایٹم برطانیہ کو تباہ کر دیگا

کنبرا ۱۸ / دسمبر۔ آسٹریلیا کے ایک ماہر ڈاکٹر مارٹن نے ایک بیان میں کہا کہ ایٹمی جنگ کی صورت میں برطانیہ کا دفاع بہت کمزور ہوگا۔ اس کی بندرگاہیں بہت جلد تباہ ہو جائینگی۔ لیکن اس کے برعکس روس اور امریکہ .... جن کے صنعتی کارخانے بہت دور دور واقع ہیں۔ ایٹم سے زیادہ نقصان نہ اٹھائینگے۔ اور اس وقت دنیا میں جس قدر ایٹم تیار ہے۔ وہ ان دونوں کے لئے کافی نہ ہوگا۔

چوہدری ظفر اللہ خانصاحب کا ورود

کراچی ۱۸ / دسمبر امید ہے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب آج رات کے ۱۲ بجے کراچی پہنچ جائینگے آپ سے ملاقات کرنے کیلئے چوہدری غلام عباس کراچی پہنچ گئے ہیں۔

پاکستان سے ہندو پناہ گزینوں کی آبادکاری کا مطالبہ

سردار پٹیل کی تقریر

جے پور ۱۸ / دسمبر۔ کل سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جو ہندو مشرقی بنگال سے آرہے ہیں۔ انہیں فوراً واپس جانا چاہیئے۔ انہیں وہ حیثیت نہیں دی جاسکتی جو مغربی پاکستان سے آنے والوں کو دی گئی ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر حکومت پاکستان ان کو آباد کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی۔ اور وہ زیادہ تعداد میں آگئے تو انہیں آباد کرنے کے لئے اسے اور جگہ دینی پڑے گی۔

اسرائیل اور شرق اردن میں صلح کی گفتگو

عمان ۱۸ / دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت شرق اردن اور نام نہاد یہودی حکومت کے درمیان صلح کی گفتگو بیت المقدس میں ہوگی۔

انگریزی تعلیم بند کر دی جائیگی

ڈھاکہ ۱۸ / دسمبر۔ مشرقی بنگال کی حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال سے ابتدائی سکولوں اور ثانوی سکولوں کے ابتدائی درجوں اور مدرسوں میں انگریزی نہیں پڑھائی جائے گی۔

سرہند جانے کے لئے سہولتیں

نئی دہلی ۱۸ / دسمبر۔ پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی ریاستوں کی یونین کے وزیر اعظم نے حکومت ہند کو اطلاع دی ہے کہ وہ سرہند کے روضہ کی زیارت کیلئے ایک مسلم زائرین کو ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لئے تیار ہیں۔ امید ہے کہ یہ وفد اس ماہ کے آخر میں عرس منانے کیلئے سرہند روانہ ہو جائیگا

اتحادی کمیشن دہلی پہنچ گیا

نئی دہلی ۱۸ / دسمبر۔ پاکستان اور ہندوستان کمیشن کے ممبر آج نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آج انہوں نے وزارت خارجہ سے ملاقات کی۔ پیر کو وہ پنڈت نہرو سے ملاقات کرینگے۔ اسکے بعد پاکستان کی وزارت خارجہ سے گفت و شنید کیلئے اگلے ہفتے کراچی روانہ ہو جائینگے۔

پاکستان میں ناروے کے وزیر مختار کا تقرر

کراچی ۱۸ / دسمبر۔ ناروے کی حکومت کی طرف سے موسیو لانس ...... کو جو ترکی کے وزیر مختار ہیں پاکستان کا بھی وزیر مختار مقرر کیا گیا ہے۔ وہ انقرہ میں ہی مقیم رہینگے۔

مصر کی شکایت پر غور نہیں کیا گیا

پیرس ۱۸ / دسمبر۔ کل سلامتی کونسل نے مصر کی اس شکایت پر غور کرنے سے انکار کر دیا۔ جس میں کہا گیا تھا کہ یہودیوں نے صلح کی شرائط کی خلاف ورزی کی ہے اور فلوجا میں محصور فوج پر حملہ کر دیا ہے

اسلحہ کے ڈیلر متوجہ ہوں

لاہور ۱۸ / دسمبر۔ مغربی پنجاب اور مشرقی پنجاب کی حکومت کی گفت و شنید کے نتیجہ میں حکومت مشرقی پنجاب نے اسلحہ کے مسلمان ڈیلروں کا اسلحہ اور گولہ بارود واپس کرنا منظور کر لیا ہے۔

جو مسلمان ڈیلر مشرقی پنجاب سے ہجرت کر کے آئے ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ مشرقی پنجاب میں رکھے ہوئے اسلحہ کی تفصیل ڈپٹی ہوم سیکرٹری مغربی پنجاب کو ۱۵ / جنوری ۱۹۴۹ء سے پہلے بھیج دیں۔

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی اے۔ ایل ایل بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل
۱۹ دسمبر ۱۹۴۸ء

آزادیٔ ضمیر

(۳)

ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعتوں میں آزادیٔ ضمیر کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر پیش کیا ہے۔ اور ہمارا دعوےٰ ہے کہ قرآن کریم نے لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی کا اعلان کر کے آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے اصول کے ہر پہلو کو واضح کر دیا ہے۔ یعنی نہ تو کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف جبراً اسلام میں داخل کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ کسی شخص کو اس کی مرضی کے خلاف اسلام کو ترک کرنے سے روکا جا سکتا ہے۔ ہم نے اس بات کو بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ قرآن کریم میں مرتد کی کوئی ایسی سزا مقرر نہیں کی گئی جو کوئی انسانی عدالت دے سکتی ہے۔ رجم اور قتل تو بہت بڑی بات ہے۔ کوئی معمولی سے معمولی سزا بھی نہیں دی جا سکتی۔

ہم نے قرآن کریم کی آیات پیش کر کے یہ بھی واضح کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ کافر اور مرتد کی جو سزا قرآن کریم سے ثابت ہوتی ہے۔ وہ ایک ہی طرح کی ہے۔ اور وہ اس دنیا میں کسی انسانی عدالت کے ذریعہ نہیں ملتی۔ بلکہ اللہ تعالےٰ وہ سزا خود دیتا ہے۔ اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی۔ الغرض قرآن کریم میں وہ سزا جو ایک مرتد کو ملتی ہے بتا دی گئی ہے۔ اور جب یہ ثابت ہو جائے کہ ایک چیز قرآن کریم میں صاف لفظوں میں موجود ہے۔ تو پھر ایک مومن کا فرض ہو جاتا ہے کہ اسکے آگے سر تسلیم خم کر دے۔ اور ان الفاظ کی بعض قیاسی تاویلات سے اپنا خواہشاتی مقصد حاصل کرنے کی کوشش نہ کرے۔

ہم نے یہ بھی عرض کیا تھا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین کے زمانے کے جن بعض واقعات کو پیش کر کے مرتد کے رجم یا قتل کا فتوےٰ دیا جاتا ہے۔ اگر ان کی صحیح تحقیقات کی جائے۔ تو یقیناً یہ واضح ہو جائے گا۔ کہ جن لوگوں کو رجم یا قتل کی سزائیں دی گئی تھیں وہ ارتداد کی وجہ سے نہیں دی گئی تھیں۔ بلکہ یہ محض اتفاق تھا کہ وہ مرتد بھی تھے۔ انکو جو سزائیں دی گئی تھیں۔ وہ انکے دوسرے وحشیانہ جرائم کی وجہ سے دی گئی تھیں۔ ہم اس مختصر نوٹ میں ایک ایک کر کے ان واقعات کی تفصیل بیان نہیں کر سکتے اور صرف اصولی بحث کرنا چاہتے ہیں۔ سب سے اول بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں مرتد کے لئے رجم یا قتل یا کوئی اور جسمانی سزا کا ذکر جو کوئی انسانی یا انسانی عدالت [illegible]

دے سکتی ہے موجود نہیں۔ دوسری بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں مرتد کے لئے سزا کا ذکر موجود ہے۔ اور وہ سزا صرف اللہ تعالےٰ ہی دے سکتا ہے۔

اس امر کا اعتراف کہ قرآن کریم میں مرتد کے لئے کوئی ایسی سزا موجود نہیں ہے جو انسان یا انسانی عدالت دے سکتی ہے بعض علماء نے بھی کیا ہے چنانچہ مودودی صاحب نے اپنے مضمون قتل مرتد میں مانا ہے کہ قرآن کریم میں ایسی کسی سزا کا ذکر نہیں۔ اگرچہ بعض علماء نے بعض آیات کی خواہشاتی تاویلات کرنے کی کوشش کی ہے۔ مگر وہ اس میں ناکام رہے ہیں۔ بات تو نہایت سیدھی اور صاف ہے۔ اگر ارتداد کی سزا قرآن کریم میں رجم یا قتل ہوتی۔ تو اس کا ذکر صاف لفظوں میں ہوتا۔ جیسا کہ سرقہ اور بدکاری کے جرائم کی سزا کا ذکر ہے۔ یہ ایک ایسا اہم معاملہ ہے۔ کہ محض قیاسی تاویلات سے اس کا فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔

تیسری بات جو ہم اس ضمن میں کہنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی روح ایسی سزا کے منافی ہے۔ قرآن کریم میں جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب کا اصول کئی پیرائوں میں بیان فرمایا گیا ہے۔ بلکہ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے اللہ تعالےٰ نے اس کی کئی جگہ تاکید فرمائی ہے۔ یہاں تک کہ یہ بھی کہہ دیا ہے۔ کہ تجھ کو لوگوں پر کوئی داروغہ مقرر نہیں کیا گیا۔ تیرا کام صرف تبلیغ حق اور اللہ تعالےٰ کا پیغام پہونچانا ہے۔ "کون ایمان لاتا ہے۔ اور کون نہیں" یہ دیکھنا تیرا کام نہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔

چوتھی بات جو اس وقت ہم عرض کرنا چاہتے ہیں وہ یہ کہ جب ہم خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مقدس زندگی کے بڑے بڑے واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ان میں ہم کو ایسا مواد صاف ملتا ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ آزادیٔ مذہب اور آزادیٔ ضمیر کے معاملہ میں آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت محتاط تھے۔ اور آپ نے کبھی وقت اگر ذرا سا کوئی جبر کا شائبہ دیکھا۔ تو آپ نے اسے سخت نوٹس لیا اور تنبیہ فرمائی۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایسے بہت سے واقعات [illegible]

ہوئے ہیں۔ جب حضور کو تنبیہہ کرنا پڑی۔ یہاں ان کو بیان کرنا تحصیل حاصل ہے۔ ہر شخص آپ کے سوانح حیات میں دیکھ سکتا ہے۔

اس جگہ ہم صرف صلح حدیبیہ کا واقعہ لیتے ہیں صلح حدیبیہ کی ایک ضروری شرط یہ بھی تھی۔ کہ جو کفار قریش مسلمان ہو کر مدینہ شریف چلے جائیں۔ ان کو مکہ میں قریش کے پاس واپس کر دیا جائے گا۔ مگر جو مسلمان مدینہ چھوڑ کر مکہ چلے جائیں۔ ان کو قریش مدینہ واپس نہیں کریں گے۔ اس شرط کی اہمیت اور جو نتیجہ اس سے برآمد ہوتا ہے۔ اس کو سمجھنا مشکل نہیں قریش نے یہ شرط اس لئے لگائی تھی کہ اس طرح وہ فائدہ میں رہیں گے۔ وہ ان مسلمانوں کو بھی جو ارتداد کر کے مکہ پہنچیں گے۔ اپنی طاقت بڑھانے کے کام میں لائیں گے اور ان نو مسلموں کو بھی ایذائیں دیکر اسلام سے پھیر سکیں گے۔ جو مکہ سے بھاگ کر مدینہ جا رہے تھے۔ ان کی دنیاوی نگاہ میں دونوں طرف فائدہ ہی فائدہ نظر آتا تھا۔ چنانچہ عین اس وقت جب صلح کی شرطیں زبانی طے ہو چکی تھیں مگر ابھی تحریر میں نہیں لائی گئی تھیں۔ ایک نو مسلم زنجیروں میں جکڑا ہوا اُفتاں و خیزاں کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ گیا۔ اور اس نے اپنی تکالیف بیان کر کے رہائی کے لئے مسلمانوں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہایت دردمندانہ اپیل کی۔ اس کو اس حال میں دیکھ کر مسلمانوں کے دل تڑپ اٹھے۔ اور ان کے ہاتھ تلواروں کی طرف بڑھے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے مقدس رسول نے جس کا خلق قرآن کریم تھا۔ اس مظلوم و بیکس کی اپیل کو اس لئے نامنظور کر دیا کہ یہ ان شرائط کے خلاف تھی۔ کیا پاس عہد کی کوئی ایسی نظیر و مثال دنیا کی تاریخ میں موجود ہے۔ وہ دل جو غیر کے پاؤں میں کانٹا چبھنے سے تلملا جاتا تھا۔ جو جانوروں پر بھی شدت سے مہربان تھا۔ وہ رحیم و کریم دل ایک اللہ تعالیٰ کے سچے عبد کو زنجیروں میں جکڑا ہوا اس طرح کفار کے پاس واپس کر دیتا ہے۔ اور اپنے دکھ کو ظاہر تک نہیں ہونے دیتا۔ خیر۔

سوال یہ ہے کہ اگر قرآن کریم کے ذریعہ یا کسی غیر مرقوم وحی کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بات کی تفہیم ہو چکی تھی کہ جو شخص ایک دفعہ اسلام قبول کر لے وہ پھر اس کو چھوڑ نہیں سکتا تو کیا یہ ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ کا پاک رسول جس کو اللہ تعالیٰ نے خاتم النبیین بنایا۔ اور جس کا اولین فرض یہ تھا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رسالت کو نہ صرف تبلیغ کے ذریعہ پھیلائے بلکہ اپنے کردار اور اپنے عمل سے قائم کرے ایسی شرط منظور کر سکتا تھا۔ جو رسالت کے اس اولین فرض کے منافی ہوتی۔ اس خیال سے بھی ہمارا تو دل کانپ جاتا ہے۔

پھر کیا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ ایسے ہی بھولے بھالے تھے کہ وہ اس شرط کے لازمی نتیجہ کا تصور نہیں کر سکتے تھے۔ کیا وہ یہ نہیں جانتے تھے۔ کہ اس شرط کا صریح اور صاف مطلب ارتداد کو تقویت پہنچانا ہے۔

اگر ارتداد کی سزا قتل یا رجم مقرر ہوتی تو کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسی شرط مان سکتے تھے۔ [illegible]

جس سے اللہ تعالیٰ کے ایک اہم حکم کی صریح خلاف ورزی ہوتی تھی۔ اگر کوئی ایسا حکم ہوتا۔ تو صلح کے وقت صاف فرما دیتے۔ کہ ہمیں یہ شرط کسی صورت میں منظور نہیں۔ ہم مرتد کو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق زندہ نہیں چھوڑ سکتے۔ ہم اس کو کس طرح مکہ میں عیش و آرام کی زندگی بسر کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

الغرض صلح حدیبیہ کی اس شرط پر ہی اگر غور کیا جائے تو نہایت صفائی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی طرح سمجھتے تھے۔ کہ محض ارتداد کی سزا رجم یا قتل تو کیا معمولی سزا بھی مقرر نہیں۔ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ کفر و ایمان کا معاملہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بھی ایسے ایمان کو کیسا اور لغو سمجھتا ہے۔ جو اقرار باللسان تک ہو اور تصدیق بالقلب کا حامل نہ ہو۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خوب جانتے تھے۔ کہ جس ایمان کو وہ خود یا کوئی اور انسان قبول نہیں کر سکتا۔ اس کو خدا تعالےٰ جو بے نیاز ہے کس طرح قبول کر سکتا ہے۔ جس طرح ہمیں یقین ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن کریم کی روح کے منافی کام نہیں کر سکتے تھے۔ اسی طرح صحابہ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کے متعلق ہمیں اعتماد ہے۔ کہ انہوں نے بھی قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منافی کوئی فعل نہیں کیا۔ اس لئے جو ایسے واقعات ان کے عہد میں ہوئے۔ ان کے متعلق بھی ہم وہی حکم لگائیں گے جو قرآن کریم کی روشنی میں ان واقعات کے متعلق لگایا جا سکتا ہے۔ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہوئے کہ جن لوگوں کو ایسی سزائیں دی گئیں۔ وہ ارتداد کے لئے نہیں تھیں بلکہ دوسرے سنگین جرائم کی وجہ سے تھیں۔

نائب اُمراء کے تقرر کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد

امراء صاحبان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نائب امراء کے تقرر کے بارہ میں مندرجہ ذیل قاعدہ منظور فرمایا ہے۔ آئندہ اس کے مطابق عملدرآمد فرمایا جائے۔

"اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کے لئے نائب امیر کی ضرورت ہو۔ تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کر کے نیابت کے قیام کے لئے خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کریں اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب کر کے منظوری لیں جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔" (ناظر اعلیٰ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

کے

چند اہم رویا و کشوف

فرمودہ ۱۵ دسمبر ۱۹۴۸ء

مرتبہ:۔ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

کچھ عرصہ سے مجھے خوابیں بتانے کا موقعہ نہیں ملا۔ درمیان میں صرف ایک رویا شائع ہوئی تھی جو قائد اعظم کی وفات کی رات کو ہوئی تھی۔ اور جس میں قائد اعظم کی وفات کے علاوہ حیدر آباد کے واقعہ کی طرف بھی اشارہ تھا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بتایا گیا تھا کہ گو یہ حادثات بڑے سخت ہونگے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے والوں کے لئے نجات اور امن کا راہ نکل آئیگا۔ باقی رویا میں شائع نہیں کرا سکا۔ ایک دفعہ مغرب کے بعد مجلس میں کچھ رویا بیان کی تھیں۔ لیکن ڈائری نویس موجود نہیں تھا وہ نہ لکھی گئیں اور نہ شائع ہوئیں۔ اس کے بعض حصے جو اس وقت یاد ہیں شائع کرتا ہوں۔

(۱)

جون میں جب میں ناصر آباد سندھ تھا تو وہاں میں نے دیکھا کہ ایک منارہ ہے بہت اونچا اور سفید قادیان کے منارہ کی شکل کا۔ اس کی نچلی منزل کے اوپر کے چھجے پر دروازہ کے پاس میری لڑکی امۃ الجمیل بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بیٹھی ہے بڑی بے تکلفی سے چھجے پر سے اس نے پیر لٹکائے ہوئے ہیں۔ اتنے میں میری نظر منارہ پر پڑی تو میں نے دیکھا کہ منارہ کی سب سے اوپر کی منزل یا اس سے نچلی منزل کے دروازہ میں سے ایک بہت بڑا سانپ جو کوئی فٹ ڈیڑھ فٹ موٹا اور کئی گز لمبا تھا۔ اور اس کا رنگ سبز قنادیز کی طرح کا تھا۔ اس نے سر نکال کے نچلی منزل کیطرف اترنا شروع کیا۔ پہلے اس نے سر جھکایا اور نچلی منزل کے دروازہ کی دہلیز کے ساتھ اندر کی طرف سہارا لے کر باقی دھڑ نیچے گرا لیا۔ اسی طرح وہ ہر دروازہ میں سے اترتا آیا۔ حتیٰ کہ سب سے نچلی منزل سے اوپر کی منزل پر پہنچ گیا۔ اور پھر اس نے نچلی منزل کی چھت کی طرف رُخ کیا۔ اس وقت یہ خیال کر کے کہ امۃ الجمیل چھجے پر دروازہ کے پاس بیٹھی ہوئی ہے میرے دل میں خیال گزرا کہ ایسا نہ ہو یہ مڑ کر اسکو کاٹ لے۔ ساتھ ہی میں یہ بھی ڈرتا ہوں کہ اگر لڑکی ہلی تو گر جائے گی۔ اور اسے چوٹ لگے گی۔ تب میں نے نہایت لجاجت سے اللہ تعالیٰ کے حضور دُعا کرنی شروع کی جس کا یہ فقرہ مجھے یاد ہے کہ اللھم اَعِذْھا لی وللجماعۃ الاحمدیۃ ولغرباءھا۔ اے اللہ اسکو میری خاطر اور جماعت احمدیہ کی خاطر اور اُس کے غربا کی خاطر اِس بلا سے نجات دے۔ عربی میں غربا کے معنے مسافروں کے ہوتے ہیں۔ اور اردو میں غربا کے معنے مسکینوں کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانے کہ اس جگہ اردو محاورہ استعمال کیا گیا ہے۔ یا عربی محاورہ ہے۔ اور اس میں بعض مسافروں کی طرف اشارہ ہے۔ بہر حال میں یہ دعا کرتا گیا۔ اور میں نے دیکھا کہ امۃ الجمیل نے خود بخود خطرہ محسوس کرکے چھجے کی دوسری جانب سرکنا شروع کیا۔ اور سرکتے سرکتے کئی گز وہ دروازے سے پرے ہٹ گئی اتنے میں سانپ اس دروازہ پر اتر کے امۃ الجمیل کی طرف متوجہ ہوا۔ مگر چونکہ وہ کچھ دور جا چکی تھی۔ اس نے اس کا پیچھا نہیں کیا بلکہ زمین کی طرف اترنا شروع کر دیا۔

یہ رویا بظاہر بچی کے لئے نہایت مبارک ہے۔ کیونکہ اس میں دعا ہے وہ میرے لئے ٹھنڈک کا موجب ہونے کے علاوہ جماعت اور غرباء کے لئے بھی مفید ہوگی۔ واللہ اعلم بالصواب

(۲)

مَیں نے دیکھا کہ میں قادیان میں ہوں۔ لیکن عارضی طور پر گیا ہوں۔ پھر واپس آنے کا خیال ہے۔ کچھ ایسے خطرات معلوم ہوتے ہیں۔ جن سے واپسی کے راستہ میں مشکلات ہوں

(۳)

میں نے دیکھا جبکہ میں کوئٹہ واپس آچکا تھا کہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب تاجر لائلپور مجھے ملے ہیں وہ نسبتاً کم عمر میں بلکہ ادھیڑ عمر سے بھی کم ہیں۔ حالانکہ ان کی عمر اصل میں ستر پچہتر سال کی تھی۔ اور ان کے دائیں بائیں ان کے دو لڑکے کھڑے ہیں۔

مَیں نے دوسرے دن ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ڈویژنل افسر ریلوے کوئٹہ سے اس خواب کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ محمد اسمٰعیل صاحب واقعہ میں آئے ہوئے ہیں۔ اور ایک لڑکا بھی ان کے ساتھ ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ غالباً ایک اور لڑکا بھی آیا تھا جو واپس چلا گیا ہے۔ مگر انہوں نے بتایا کہ وہ بیمار ہیں۔ بیمار کو تندرست اور جوان دیکھنے کی تعبیر اکثر موت ہوتی ہے۔ چنانچہ کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوا کہ وہ فوت ہو گئے ہیں:

(۴)

مَیں نے دیکھا کہ ایک مجلس ہے جس میں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہیں۔ حلقہ کے اندر ایک اور نیم دائرہ سا بنا ہوا ہے جس میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بیٹھے ہیں۔ ان کے ساتھ میں بیٹھا ہوں یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں نے کسی مضمون پر درس دینے کے لئے انہیں مقرر کیا ہے اور ان کے پاس اس لئے بیٹھا ہوں کہ اگر وہ غلطی کریں تو میں اصلاح کر دوں۔ جب وہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو جو حلقہ باندھے بیٹھے تھے۔ کچھ باتیں بتا رہے تھے۔ تو ایک شخص نے سوال کیا کہ چوہدری صاحب وَیَنَاکَ کے معنے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کوئی لمبا جواب دیا۔ کہ کوئی قوم ہوتی ہے۔ یا ایسا ہی کچھ کہا ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ کشمیریوں کی بھی ایک قوم وانی یا وائیں ہوتی ہے۔ ممکن ہے یہ لفظ اس سے بگڑا ہوا ہو۔ رویا میں تو میں نے یہی جواب دیا ہے۔ لیکن رویا کے بعد خیال گزرا کہ شاید یہ کسی عربی لفظ سے بگڑا ہوا ہو۔ عربی زبان میں ودع کے معنے ترک کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور ودعاک کے معنے ہوں گے تجھے ترک کر دیا۔ شاید کسی دوست یا تعلق والے کے قطع تعلق کی طرف اشارہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

(۵)

میں نے دیکھا کہ میں کسی جگہ پر کھڑا ہوں اور مولوی محمد علی صاحب تشریف لائے ہیں۔ انکے ساتھ ایک نوجوان ہے جس کی شکل سے رُشد کے آثار ٹپکتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اسکو مجھ سے ملوایا۔ اور کہا یہ میرا لڑکا ہے یہ انگلستان جا رہا ہے۔ اور یہ آپ سے کچھ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ اس کے بعد مولوی صاحب تو کہیں چلے گئے۔ اور وہ نوجوان مجھ سے کے متعلق کچھ سوالات کرتا رہا۔ اور میں نے دیکھا کہ اس نوجوان کی طرز میں ادب اور حیا پایا جاتا تھا۔

اس رؤیا کے دو تین دن بعد ہم کسی دعوت میں جا رہے تھے۔ اتفاقاً پیرڈاکٹر حمید صاحب کی کار ہی میں جا رہے تھے۔ میں نے اُن سے اس رؤیا کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ رؤیا بھی آپ کی پوری ہو رہی ہے۔ کیونکہ مولوی محمد علی صاحب کے چھوٹے لڑکے انگلستان تعلیم کے لئے جا رہے ہیں۔ میں نے کہا آپ کو کیونکر پتہ ہوا۔ انہوں نے کہا میرے پاس وہ طبی سارٹیفکیٹ کے لئے آئے تھے۔ نیز انہوں نے کہا کہ اُس لڑکے کے چہرے سے واقعہ میں حیا اور شرم کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اور شریف الطبع نوجوان معلوم ہوتا ہے۔ اللہ بہتر جانتے کہ رؤیا میں مجھے اس نوجوان کا جانا کیوں دکھایا گیا ہے۔

(۶)

جب عزیزم میجر محمود شہید ہوئے تو میں نے دیکھا جیسے ہمارے گھر کے پاس ایک مشتبہ شخص کو پکڑے ہوئے پولیس سوال کر رہی ہے اور شاید کچھ سختی بھی کر رہی ہے اور اُس شخص کی آواز آ رہی ہے "قاضی" "قاضی" اور "رمضان" "رمضان" دوسرے دن پولیس کے کچھ افسر مجھے ملے جن میں سے دو کے نام سے پہلے قاضی آتا تھا۔ تب میرے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ ہی رحم کرے شاید اس طرف اشارہ ہے کہ بعض پولیس کے افسر ہی اس کیس کو دبانے کی کوشش کریں گے اور اس طرح اس جرم میں شریک کار ہو جائیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب تک اس کیس کے متعلق کوئی تحقیق نہیں ہوئی اور نہ ہی مجرموں کا پتہ لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۷)

انہی ایام میں میں نے دیکھا کہ جیسے کسی وزیر نے تقریر میں یہ لفظ بولے ہیں کہ ہم پاکستان کو ہندوستان کے فتح کرنے کا اڈہ بنائیں گے اس پر محترم لیاقت علی خاں صاحب وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کے ذریعہ سے اس پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

(۸)

انہی ایام میں میں نے دیکھا کہ میں قادیان گیا ہوں اور حضرت اُم المومنین کے گھر کے حصہ کی طرف سے دفتر آ رہا ہوں جب میں دفتر کے قریب پہنچا تو کسی بچے نے مجھ سے کہا کہ بلی آپ کو سلام کرنا چاہتی ہے میں نے سمجھا کسی بچہ نے بلی پالی ہوئی ہے اور وہ اُس کا کوئی تماشہ دکھانا چاہتا ہے جب میں نے مڑ کر دیکھا تو ایک بلی کو اُس بچے نے زمین پر رکھا۔ مگر اُس بلی کا قد ایک چڑیا کے برابر ہے۔ اُس کے پر بھی ہیں وہ پر پھیلا کر دو پیروں کے اوپر ناچتی ہے اور کبھی اُڑتی ہے۔ ایک دفعہ وہ اُڑ کر میرے کندھے پر بھی آ بیٹھی۔ اس کے بعد اسی قسم کی ایک اور بلی سامنے نمودار ہوئی۔ میں اُس جگہ سے ہٹ کر دفتر کی طرف گیا۔ تو میرے پیچھے پیچھے میری ایک بیوی اور ایک لڑکی آئیں اور انہوں نے کہا کہ کچھ عورتیں اور لڑکیاں آپ سے ملنا چاہتی ہیں میں نے اجازت دی تو کچھ عورتیں جو طالب علم معلوم ہوتی ہیں آئیں اور انہوں نے ایسی کاپیاں پیش کیں جیسے تصویر کے البم ہوتے ہیں اُن پر نہایت خوبصورت نقش بنے ہوئے ہیں۔ پہلے میں نے ایک لڑکی کی کاپی دیکھی اور جب واپس کرنے لگا۔ تو اُس نے کہا نہیں یہ میں آپ کے لئے بطور تحفہ لائی ہوں۔ اس کے بعد دوسری لڑکیوں نے بھی اپنی اپنی کاپیاں میرے سامنے رکھ دیں۔ اتنے میں کچھ مردوں کی طرف سے اطلاع آئی کہ وہ ملنا چاہتے ہیں میں نے اُن کو اجازت دی اور لڑکیاں وہاں سے چلی گئیں اور مرد اُن کی جگہ پر آ گئے۔ ان لوگوں نے بھی کچھ تختیاں میرے سامنے پیش کیں جو ایسی شکل کی ہیں جیسے قرآن شریف رکھ کر پڑھنے والی رحلیں۔ میں نے دیکھا تو اُن پر بھی نہایت خوبصورت کام کیا ہوا ہے جیسے تاج محل میں سنگِ مرمر پر خوبصورت کام کیا ہوا ہے ویسا ہی خوبصورت کام اُن پر ہے میں اُن کو دیکھ کر تعریف کر رہا تھا کہ میری آنکھ کھل گئی۔

شاید اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے بعض نوجوان مردوں اور عورتوں کو ایسے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جو نہایت ہی خوبصورت اور اعلیٰ درجہ کے ہوں۔

(۷)

آج رات میں نے بدھ اور جمعرات۔ پندرہ سولہ دسمبر کی درمیانی رات کو دیکھا گویا خدا تعالیٰ یا کسی فرشتے نے کوئی سوال کیا ہے جس کے جواب میں میں نے یا کسی اور خدا تعالیٰ کے بندے نے ایک فقرہ کہا ہے جو ایک لطیف اور موزوں مصرعہ بن گیا ہے۔ مجھے وہ مصرعہ یاد نہیں رہا۔ اس کا مفہوم قریباً یہ تھا کہ دیکھ "تیرے" یا "اُس کے" بندے کس آرام میں رہتے ہیں۔ میں اسی مصرعہ کو بار بار دُہرا رہا تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ اور اس وقت یہ مصرعہ خوب یاد تھا۔ مگر صبح کے وقت بھول گیا عجیب بات ہے کہ آج کل صحت کی خرابی جماعتی مشکلات اور بعض ذاتی پریشانیوں کی وجہ سے طبیعت مضمحل تھی۔ ایسے وقت میں یہ مضمون نازل کر کے اللہ تعالیٰ نے خوشخبری عطا فرمائی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے غم ظاہری ہوتا ہے۔ خوشی باطنی ہوتی ہے۔ جس طرح کہ اللہ تعالیٰ سے دور بندوں کے لئے خوشی ظاہری ہوتی ہے مگر غم باطنی ہوتا ہے:۔

درخواستِ دُعا:۔ میرے بھائی کے بازو کو کھاٹ سے گر جانے کی وجہ سے چوٹ آ گئی ہے۔ احباب دُعا فرمائیں صحت فرمائیں
(محمد حمید احمد گمٹی بازار لاہور نزد وائرلیس)

مکرم ملک خدا بخش صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور کا انتقال

جیسا کہ احباب گذشتہ پرچے میں پڑھ چکے ہوں گے۔ کہ مکرم ملک خدا بخش صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ لاہور ایک عرصہ کی علالت کے بعد ۱۷/ دسمبر کی شب کو وفات پا گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور جماعت لاہور کے نہایت مخلص سرگرم اور دیرینہ کارکن تھے۔ آپ کی زندگی عملاً خدمت سلسلہ کے لئے وقف تھی مرحوم مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب واقف زندگی مجاہد فرانس اور مکرم ملک احسان اللہ صاحب واقف زندگی مجاہد افریقہ کے والد تھے۔ آج صبح دس بجے آپ کا جنازہ رتن باغ لایا گیا۔ جہاں ایک بڑے مجمع کے ہمراہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھی۔ جس کے بعد مرحوم کو میانی کے قبرستان میں امانتاً سپرد خاک کر دیا گیا۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے تمام لواحقین سے بالخصوص ان کے دونوں مجاہد فرزندوں سے جو اس موقعہ پر ہزاروں میل دور خدمت دین میں مصروف ہیں۔ دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین:۔

دیباچہ قرآن مجید انگریزی (اُردو میں) ملنے کا پتہ

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ لطیف تصنیف ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔
قیمت فی کتاب چار روپے

(۱) دفتر تالیف و تصنیف جودھامل بلڈنگ لاہور
(۲) دفتر وکیل التبشیر جودھامل بلڈنگ۔ لاہور
(۳) دفتر مرکزی لائبریری متصل دفتر محاسب چنیوٹ

(قائمقام ناظر تالیف و تصنیف)

موصی صاحبان کے لئے

ذیل میں ایسے موصی احباب کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جن کے نمبر وصیت نہیں ملتے۔ انہیں فوراً اپنے موجودہ ایڈریس اور وصیت نمبر سے مطلع کرنا چاہیئے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ)

لجنہ اماء اللہ کا جلسہ

مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۴۸ء بروز اتوار چار بجے شام رتن باغ لاہور میں زیر انتظام لجنہ اماء اللہ جلسہ منعقد ہوگا بہنیں وقت مقررہ پر تشریف لا کر ممنون فرمائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی تقریر "اسلام کا اقتصادی نظام" کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ شائع ہو گیا!

سپین میں تبلیغ اسلام کی راہ میں شدید مشکلات اور درخواست دعا

از مکرم چوہدری کرم الٰہی صاحب ظفر مجاہد اسلام سپین

شدید مصروفیت کے باعث میں احباب جماعت تک یہ خوشخبری نہیں پہنچا سکا۔ کہ محض تائید الٰہی سے مجھے اس بات کی توفیق ملی ہے۔ کہ اس سال ماہ اگست کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے معرکۃ الآراء لیکچر اسلام کے اقتصادی نظام کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا گیا ہے۔ الحمد للہ۔ یہ کتاب اعلیٰ کاغذ پر تین ہزار سے بھی زائد تعداد میں شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کا انتخاب بندہ نے کیوں کیا۔ اس کا ذکر خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔

مسلمانوں کی اس ملک سے نکلنے کی سب سے بڑی وجہ تو خود ان کی کمزوری اور باہمی عداوت تھی مگر کیتھولک چرچ نے بھی اسلام کے خلاف عوام کے اندر دشمنی پیدا کرنے میں کمی نہیں کی اسلام کے خلاف حقارت اور نفرت کے جذبات پیدا کر دیئے جاتے ہیں۔ قانوناً قرآن کریم اور اسلام کے متعلق کتب پڑھنی منع ہیں۔ کیتھولک فرقے کے سوا کسی دوسرے مذہب یا فرقہ کو اپنے مذہب کی تبلیغ کی قانوناً ممانعت ہے۔ افسوس جب ان کے پادریوں کے ساتھ اشتراکی بُرا سلوک کرتے ہیں۔ اور تبلیغی سرگرمیوں کی اجازت نہیں دیتے تو یہ لوگ شور مچاتے ہیں۔ مگر خود دوسروں کے خلاف اسی طریق کو استعمال کرتے ہیں۔ ۱۹۴۵ء میں جرمنی کی شکست کے بعد اس ملک کی بین الاقوامی حالات کی وجہ سے خارجہ پالیسی بھی بدل گئی۔ اکثر ملکوں نے اس کا بائیکاٹ کر رکھا تھا۔ لیکن کمیونزم کے ہوّا کی وجہ سے اتحادیوں کو چپ سادھ لینی پڑی۔ ہمیں سپین میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی۔ مگر مشن میں قریباً ہر ماہ ہی خفیہ پولیس کے آدمی آتے رہے۔ گذشتہ سال باقاعدہ میونسپلٹی کی اجازت سے میں ایک جگہ عطر یا فروخت کر رہا تھا تاکہ مشن کے اخراجات خود پورے کر سکوں۔ کہ پانچ خفیہ پولیس کے آدمی مجھے گرفتار کر کے لے گئے۔ گو بعد میں چار گھنٹے کے بعد چھوڑ دیا۔ غرضیکہ محض اللہ تعالیٰ نے بین الاقوامی صورت کے ذریعہ ہسپانوی پالیسی کو کسی قدر نرم کیا۔ ورنہ روس اور سپین دونوں مذہبی آزادی کے معاملہ میں بالکل ایک ہیں۔ جب سپین کے اکثر ممالک نے بائیکاٹ کر دیا تو اس نے عربی ممالک کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔ شام۔ شرق اردن۔ سعودی عرب ترکی وغیرہ سے ڈپلومیٹک تعلقات قائم ہو چکے ہیں۔ مگر اسلام کے نام سے اب بھی انتہائی نفرت ہے ان حالات میں بندہ نے سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ واطلع شموس طالعہ کا لیکچر اسلام کا اقتصادی نظام کو ترجمہ کر کے شائع کرنے کے لئے انتخاب کیا

چنانچہ گذشتہ سال ماہ جولائی میں اس کتاب کا انگریزی ایڈیشن محکمہ سنسر شپ میں پیش کیا۔ اور خیال تھا کہ چونکہ موجودہ حکومت دن رات کمیونزم کے خلاف پراپیگنڈہ کر رہی ہے اس لئے اس کتاب کی اشاعت کی ضرور اجازت مل جائے گی۔ نیز اس میں کسی دوسرے مذہب کے متعلق کوئی لفظ تک بھی نہیں تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ جس شخص کے سپرد یہ کتاب کی گئی وہ انگریزی اتنی نہ جانتے تھے۔ بندہ نے ایک مختصر دیباچہ حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریر کیا تھا۔ اس میں بتایا تھا۔ کہ کمیونزم کا علاج صرف اسلام ہے سنسر والوں نے اسلام کا لفظ کاٹنے پر اصرار کیا۔ پہلے تو جواب مدت کے بعد ملا اس سلسلہ میں بندہ نے بعض ذمہ وار افسروں سے ملاقات کی۔ اور مختلف درخواستوں کے ذریعے اسباب پر زور دیا کہ بندہ عیسائیت کا ذکر کئے بغیر اسلام کی تعلیم پیش کرتا ہے۔ یہ خط و کتابت بھی نہایت دلچسپ ہے۔ بندہ کسی اور موقعہ پر انشاء اللہ پیش کرے گا۔ بالآخر وزیر تعلیم تک معاملہ پہنچانے کے بعد بعض فقرات میں کسی قدر تبدیلی کے بعد کتاب کے شائع کرنے کی اجازت مل گئی۔ خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ اور فوراً پریس والوں سے بات کی۔ اس پر انہوں نے جو اندازہ بتایا۔ بندہ نے طباعت کا آرڈر دے دیا۔ مئی میں کتاب کی طباعت شروع ہوئی۔ مجھے جون میں دینے کا وعدہ تھا۔ مگر یہاں وعدہ ہندوستان کی طرح ہی پورا کیا جاتا ہے۔ ۲۳؍اگست کو کتاب کا پہلا نمونہ ملا۔ الحمد للہ۔ خرچ ایک تہائی اور بڑھ گیا۔ جو پانچ صد پونڈ سے زائد بنتا ہے۔ بندہ زیر بار ہو گیا۔ چنانچہ ماہ اکتوبر میں میں ایک میلہ کے موقعہ پر عطر فروخت کرنے کے لئے گیا۔ میں مولا کریم کے احسانوں کا کس منہ سے شکر ادا کروں کہ قرضہ بے باق کرنے کی توفیق مل گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کتاب کے ذریعہ تبلیغ جاری ہے۔ مفید نتائج کا توقع ہے۔ اس ملک میں جہاں میرے لئے ٹریکٹ شائع کرنے۔ میٹنگ وغیرہ کی دقت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک ذریعہ کسی قدر تبلیغ کا پیدا فرما دیا ہے۔ کم از کم ایک کتاب ہسپانوی زبان میں شائع کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ اب تک دو اہم اخباروں نے اس کتاب پر نہایت اچھے رنگ میں ریویو کیا ہے۔ جس کا ترجمہ احباب کی خدمت میں انشاء اللہ جلد پیش کروں گا۔ اب مالک حقیقی سے دلی دعا ہے کہ وہ جلد مجھے اسلامی اصول کی فلاسفی کا ہسپانوی ترجمہ شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین اللھم آمین تا اسلام کا حقیقی روشن چہرہ ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جا سکے۔

میں احباب جماعت سے نہایت دردمندانہ رنگ میں دعا کی درخواست کرتا ہوں سر زمین ہسپانیہ اسلامی یادگار ہونے کی وجہ سے متقاضی ہے کہ اس ضعیف اور کمزور انسان کو اپنی دردبھری دعاؤں میں یاد رکھیں کہ خدا تعالیٰ اس ملک میں بھی تبلیغی آسانیاں ایسے رنگ میں میسر فرمائے۔ جس طرح میرے دوسرے مبلغین بھائیوں کو دوسرے ملکوں میں حاصل ہیں۔

آمین اللّٰھم آمین

تقرر امیر جماعت ہائے احمدیہ کشمیر

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میر غلام محمد صاحب کو جماعتہائے احمدیہ کشمیر کا عارضی امیر مقرر فرمایا تھا۔ حضور کی ہدایت یہ تھی کہ مئی جون ۱۹۴۸ء میں امیر کا باقاعدہ انتخاب ہو۔ لیکن ملکی حالات کی خرابی کی وجہ سے اب تک حضور کی اس ہدایت کی تعمیل نہ ہو سکی۔ اسی اثنا میں بعض احباب جماعت نے حال ہی میں امیر کا انتخاب کر کے مرکز میں بغرض منظوری بھیجا ہے۔ جو خلاف قاعدہ ہے۔ اس لئے اسے منظور نہیں کیا گیا۔ بلکہ حضور نے خواجہ عبد الرحمٰن صاحب فارسٹ رینجر کو اس وقت تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔ جب تک باقاعدہ انتخاب کے لئے ملکی فضا درست نہ ہو۔ اور نائب امیر پہلے ہی رہیں گے۔

(ناظر اعلیٰ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی

ہماری تبلیغی جد و جہد

پاکستان و ہندوستان میں کل ۱۳۰ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے ۳۴ افراد نے مبلغین سلسلہ کے ذریعہ بیعت کی۔ اور احباب جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ ۵۹ افراد نے بیعت کی باقی ۲۸ افراد نے براہ راست بیعت کی۔

مبلغین اور افراد جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔

(انچارج بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
راجہ محمود احمد خانصاحب جنجوعہ بیرسٹر سرگودھا	۱
مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ہڈیارہ ضلع لاہور	۴
مولوی منشی خانصاحب مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۲
مولوی ثناء اللہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بڈھانوں حال وارد چارکوٹ ڈالجوریاں (ریاست جموں)	۱۰
محمد ابراہیم صاحب مبلغ سلانوالی ضلع سرگودھا	۳
میاں امام دین صاحب احمدی پاکپٹن ضلع منٹگمری	۱
عبد العزیز صاحب مہاجر سکرٹری تعلیم و تربیت چک ۵۶۵ گ ب قلندروالا ضلع لائلپور	۱
جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات	۱
(میاں) بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کونڈہ	۲
انجمن احمدیہ پوسٹ آفس چوک بازار چٹاگانگ بنگال	۲
ڈاکٹر محمد احمد صاحب قریشی حمیدیہ فارمیسی لائل پور روڈ جڑانوالہ	۱
اہلیہ صاحبہ چوہدری ابو الہاشم خانصاحب مرحوم چنیوٹ ضلع جھنگ	۱
مولوی محمد حسین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ جہلم	۱
مرزا شیر محمد صاحب سیالکوٹ	۱
محمد ابراہیم صاحب شاہ مدرس کوٹ رحمت خاں ضلع شیخوپورہ	۱
حافظ ابوذر صاحب مبلغ اوڈہ ضلع سرگودھا	۳
مولوی عنایت اللہ صاحب مبلغ پابو والہ شہر نگھیانہ صدر ضلع جھنگ	۱
مولوی نور محمد صاحب مبلغ دھیرو کے ضلع لائلپور	۲
مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ پونچھ ریاست جموں کشمیر	۳
سید سردار علی شاہ صاحب مبلغ دھرگ میانہ ضلع سیالکوٹ	۳
مولوی شریف احمد صاحب مبلغ کرتو ضلع شیخوپورہ	۱
محمد شریف صاحب احمدی سب انسپکٹر ہیڈ کوارٹر آفس لاہور	۱
چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ مبلغ پنڈی بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۲
سید ولایت شاہ صاحب انسپکٹر وصایا ضلع شیخوپورہ	۴
میاں عبد الرشید صاحب درویش کے ذریعہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	۱

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ زندہ نشان

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب لاہور)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۱ پر تحریر فرماتے ہیں کہ :-

" خدا تعالیٰ کے آسمانی نشان ہماری شہادت کے لئے اس قدر ہیں کہ اگر وہ سب کے سب لکھے جائیں تو ہزار جزو کی کتاب میں بھی ان کی گنجائش نہیں ہو سکتی اس لئے ہم محض بطور نمونہ کے ایک سو چالیس نشان ان میں سے لکھتے ہیں "

ان ۱۴۰ نشانوں میں سے صفحہ ۲۱۷ پر چونتیسواں نشان یہ ہے کہ :-

" میرا ایک لڑکا فوت ہو گیا تھا۔ اور مخالفوں نے جیسا کہ ان کی عادت ہے اس کے مرنے پر بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ تب خدا نے مجھے بشارت دے کر فرمایا کہ اس کے عوض میں جلد ایک اور لڑکا پیدا ہوگا جس کا نام محمود ہوگا۔ اور اس کا نام ایک دیوار پر لکھا ہوا مجھے دکھایا گیا۔ تب میں نے ایک سبز رنگ کے اشتہار میں ہزارہا موافقوں اور مخالفوں میں یہ پیشگوئی شائع کی۔ اور ابھی ستر دن پہلے لڑکے کی موت پر نہیں گذرے تھے کہ یہ لڑکا پیدا ہو گیا اور اس کا نام محمود احمد رکھا گیا " (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

۳۵ پینتیسواں نشان یہ ہے کہ " پہلا لڑکا محمود احمد پیدا ہونے کے بعد میرے گھر میں ایک اور لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے مجھے بشارت دی اور اس کا اشتہار بھی لوگوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔ اور اس کا نام بشیر احمد (حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے) رکھا گیا "

چھتیسواں نشان یہ ہے کہ " بشیر احمد کے بعد ایک اور لڑکا پیدا ہونے کی خدا نے مجھے بشارت دی چنانچہ وہ بشارت بھی بذریعہ اشتہار لوگوں میں شائع کی گئی۔ بعد اس کے تیسرا لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام شریف احمد (حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب) رکھا گیا۔

۳۷ سینتیسواں نشان یہ ہے کہ " بعد اس کے خدا تعالیٰ نے حمل کے ایام میں ایک لڑکی کی بشارت دی اور اس کی نسبت فرمایا تُنَشَّأُ فِی الْحِلْیَۃِ یعنی زیور میں نشوونما پائے گی۔ یعنی نہ خورد سالی میں فوت ہو گی اور نہ تنگی دیکھے گی۔ چنانچہ بعد اس کے لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام مبارکہ بیگم رکھا گیا۔ اور اس کی پیدائش سے جب سات روز گذرے تو عقیقہ کے دن یہ خبر آئی کہ پنڈت لیکھرام پیشگوئی کے مطابق کسی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ تب ایک ہی وقت میں دو نشان پورے ہوئے " (اس پر مجھے اپنی والدہ نیک بی بی صاحبہ کی جو کہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین کے موقعہ پر مجھے گود میں لئے ہوئے شامل ہوئی تھیں ایک ذوقی بات یاد آگئی۔ والدہ صاحبہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ شعر سنا کہ :-

اس کو بھی ملے گا بخت برتر

تو میں کئی سال تک انتظار کرتی رہی۔ آخر جب بیگم صاحبہ کی شادی حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ حجۃ اللہ کے ساتھ ہوئی تو میں نے اس الہام کو پورا ہوتے دیکھ کر خوشی محسوس کی)

چالیسواں نشان یہ ہے کہ " اس لڑکی کے بعد ایک اور لڑکی کی بشارت دی گئی جس کے الفاظ یہ تھے کہ " دخت کرام " چنانچہ یہ الہام الحکم اور البدر اخباروں میں اور شاید ان دونوں میں سے ایک میں شائع کیا گیا۔ اور پھر اس کے بعد لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ الحفیظ (بیگم صاحبہ نواب میاں عبد اللہ خان صاحب) رکھا گیا۔ وہ اب تک زندہ ہے "

گو اس وقت قادیان جس کو خداوند تعالیٰ نے اسلام کی آئندہ ترقی کے لئے مرکز مقرر فرمایا ہے ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ مگر مندرجہ بالا پانچ ہستیاں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولاد ہے جن میں سے تین مردوں کے لئے اور دو عورتوں کے لئے زندہ نشان ہیں بفضل خدا ہم میں موجود ہیں۔ جماعت کے افراد کو ان کی صحبت سے مستفید ہو کر زیادہ سے زیادہ برکات حاصل کرنی چاہئیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو منظوم دعائیں اپنی اولاد کے حق میں ہیں وہ اتنی مکمل ہیں کہ سب احباب کو ان اشعار کا ورد کرتے رہنا چاہئیے تاکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں مبشرہ اولاد کے متعلق دعاؤں میں شریک ہو کر اپنی اولادوں کے حق میں خدا کے فرشتوں کی دعائیں حاصل کریں۔ اور اپنی اولاد کی اصلاح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اولاد کے حق میں دعا کر کے کریں۔

دعائیہ اشعار میں سے ایک الہامی شعر بھی قابلِ غور ہے

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ان اشعار میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مقام کی خصوصیت سے وضاحت ہوتی ہے۔ اس لئے احباب جماعت اگر اپنی اولادوں کو چھوٹی عمر میں ہی آمین کے اشعار یاد کرواتے رہیں تو یہ لوگ بڑے ہو کر بھی ان دعاؤں کو یاد رکھ سکیں گے۔

میں مضمون ختم کرنے سے پہلے احباب جماعت کو ایک اور عظیم الشان وجود کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں۔

۴ وہ حضرت ام المومنین کا وجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شادی ۱۸۸۴ء میں ان سے ہوئی۔ اور مبشرہ اولاد انہی کے بطن سے ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر متوقع طور پر لمبی عمر دی ہے۔ احباب جماعت کو بھی ان کی درازی عمر کے لئے خاص طور پر دعائیں کرنی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی اور ان کی مبشرہ اولاد کا سایہ ہمارے سروں پر لمبے عرصہ تک رکھے۔

آمین ثم آمین

برادرِ عزیز کی وفات

(از مکرم قاضی ظہور الدین صاحب اکمل)

۱۹۱۱ء کا ذکر ہے کہ میں قادیان میں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باورچی خانہ میں رہائش رکھتا تھا۔ ایک چھوٹا سا کمرہ صرف ایک ہی چارپائی کی گنجائش آگے مختصر سا صحن البتہ تھا۔ عبد العزیز نام پندرہ سولہ سالہ طالب علم سیالکوٹ سے بورڈنگ میں داخل ہوا جو ہمارے بالکل قریب تھا۔ میں اخبار بدر میں کام کرتا تھا جس کا دفتر بورڈنگ اور سکول کی ساتھ والی گلی میں تھا۔ سب طلباء نماز وغیرہ کے لئے اسی رستہ سے گذرتے تھے اور اخبار بھی وہیں سے شائع ہوتا تھا۔ اس لئے اکثر طلباء سے میری واقفیت تھی۔ ان میں سے عبد العزیز نے بوجہ اپنی شرافت اور مخصوص خُلق کے بہت جلد میرے ساتھ تعلقات محکم کر لئے اور یہ تعلقات اتنے بڑھے کہ وہ میرا نہایت قریبی رشتہ دار اور گھر کا ایک ممبر سمجھا جانے لگا۔ حالانکہ اس وقت بجز احمدیت اور کوئی ظاہری قرابت نہ تھی۔

وہ نویں جماعت میں تعلیم پاتا تھا۔ چند روز خلافِ معمول مجھے نہیں ملا اور میں فکر مند تھا۔ ناگاہ مجھے بمبئی سے اس کا ایک خط ملا کہ میں ولایت جا رہا ہوں۔ مجھے بہت تعجب ہوا۔ وہاں عزیز موصوف نے کنٹریکٹر ہونے کی تعلیم اور سند حاصل کی۔ مکرم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے جب وہاں پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب کے بعد ان سے تعلقات قائم کئے اور ان کے ساتھ پورا پورا تعاون کیا۔ اس کے بعد بھی جتنے مبلغ پہنچے یہ ان کے معاون رہے۔ حضرت درد اور خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد لنڈن نے خود مجھ سے اس کا اعترافِ خدمت و امداد فرمایا۔ باوجود نوجوان آزاد رو ہونے کے ان کا کیریکٹر بہت ہی مضبوط رہا۔ یورپ سے واپس آکر ان کو کاروباری سلسلہ میں جاپان کا سفر پیش آیا۔ وہ کسی رجمنٹ سے ٹھیکیداری کے تعلقات قائم کرنا چاہتے تھے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں پھر دوبارہ یورپ پہنچے اور کئی سال کے بعد واپسی پر اٹلی میں پوپ سے بھی ملاقات کی۔ پوپ سے ملنا بہت دشوار ہے مگر یہ موقعہ بھی حاصل کر ہی لیا۔ وہ حج کرنا چاہتے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ آرزو بھی پوری کردی امیر ابن سعود کی دعوت میں شرکت حاصل ہوئی اور ملاقات بھی۔ میرے لئے حج کے مناظر کے بہت سے فوٹو اپنے کیمرہ سے کھینچ کر لائے۔ اس کے بعد وہ جنگ شروع ہونے پر مصر (قاہرہ) رجمنٹ کے ساتھ ہی (غالباً) پہنچے۔ وہاں کئی برس گذارے وہاں کئی حاجت مند ہموطنوں بالخصوص احمدیوں کی مالی مدد انہوں نے کی۔ اور چندے میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے۔ کاروبار میں کچھ نفع نہیں ہوا۔ ایک دوکان چلا رہے تھے اور واپس آنے میں متامل تھے۔ مگر گھر والوں کے حقوق کی ادائیگی آخر انہیں واپس لے آئی۔

جب مجھے وہ قادیان میں ملے تو وہ کچھ دل شکستہ سے تھے۔ وہاں ام حفیظ استانی سکینۃ النساء (جنہیں ہمیشہ اپنی بہن جی کہتے اور سمجھتے رہے) کی معرفت ان کی دوسری شادی قاری غلام حسین صاحب سب انسپکٹر پولیس کی پوتی سے ہوئی تھی۔ لڑکی جو تعلیم پا رہی تھی اسے انٹرنس پاس کرایا تا اولاد کی تعلیم و تربیت ان کی غیر حاضری میں بخوبی ہوتی رہے۔ دو لڑکے اور تین یا چار لڑکیاں اس کے بطن سے ہیں۔ وہ اپنی پہلی بیوی کی (جس سے ایک بیٹا یونس ہے) مجھ سے ہمیشہ بہت ہی تعریف کرتے تھے اور یہ دوسری شادی اس کی رضامندی سے کی تھی۔ قادیان میں بصرف زرِ کثیر ایک مکان بھی بنوایا اور بہت سی زمین خرید لی۔ کچھ ہسپتال کے پاس اور کچھ محلہ دار الرحمت میں۔ جو افسوس ہے اب اغیار کے قبضے میں ہے۔ ان کے اہل و عیال سیالکوٹ میں ہیں۔ ان کے والد کا نام تو کچھ اور ہے [illegible] خاندان کے بزرگ حاجی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم کے زیر تربیت رہنے کی وجہ سے انہی کی طرف اپنی نسبت رکھتے اور عزیز اسمٰعیل کہلاتے۔ حاجی صاحب کے فرزندوں نے ان کو اپنا سگا بھائی قرار دیا اور ان کی غیر حاضری میں جس کی مدت بہت ہی طویل تھی۔ ہمیشہ ان کے اہل و عیال کو کافی خرچ ماہوار باقاعدہ پہنچاتے رہے اور عزیز موصوف بھی انہی کا کاروبار سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم نماز کے سخت پابند تھے۔ طالب علمی کے زمانہ سے لے کر جبکہ وہ "عزیز مؤذن" کے نام سے مشہور تھے۔ آخری ملاقات ۴۷-۱۹۴۶ء تک میں نے انہیں اس کا سخت پابند پایا اور ایک بار بھی اس میں ناغہ نہ دیکھا۔ وہ بات کرتے کرتے وقت آنے پر یکدم کھڑے ہو جاتے اور وضو کر کے نماز ادا کر لیتے۔ بلکہ کچھ وظیفہ (تسبیح و استغفار) بھی بعد میں پڑھتے۔ عشاء کی نماز خواہ باہر سے ۱۲ بجے رات واپس آئیں پڑھ کر سوتے اور صبح چار بجے خلاف عادت مغرب زدگان ضرور اٹھ کھڑے ہوتے۔

باوجود یورپ میں عمر کا معتدبہ حصہ گذارنے کے عادات بالکل مشرقی رکھتے۔ وہ میز کرسی پر کھانا پسند نہ کرتے بلکہ ہمارے گھر میں چنگیر میں روٹی رکھ کر بچوں کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر کھانے اور باوجود دیگر زبانیں جاننے کے ٹھیٹھ پنجابی میں گفتگو کرتے ان کے ماحول پر احمدیہ بلڈنگس کا اثر غالب تھا۔ اور اقرباء بالخصوص ان کے محترم مربی حاجی محمد اسمٰعیل صاحب رفقاء جناب مولوی محمد علی صاحب میں شامل تھے۔ مگر انہوں نے مرکز قادیان سے تعلق رکھا۔ وہ حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ سے بہت ارادت مندی رکھتے تھے اور صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سے نہایت محبت و نیازمندی کے تعلقات جتاتے تھے۔ وفاداری خوش اخلاقی میل جول اور غرباء و مساکین کی امداد تو ان کی عادت ثانیہ تھی۔ اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔ مجھے ان کی وفات کا سخت صدمہ ہوا ہے پچھلے سال سے میں لاہور رہا ہوں ان کو دو خط لکھے مگر جواب نہ ملا اور اب تو روز آخرت ہی کو ملاقات ہو سکے گا۔ لیغفر اللہ لنا و انا لنا و انا للہ نبهم للاحقون۔

عرب پناہ گزینوں کیلئے اقوام متحدہ کی امداد

نیویارک ۱۸ دسمبر بچوں کے لئے اقوام متحدہ کے بین الاقوامی ہنگامی فنڈ کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر نے اعلان کیا ہے کہ فلسطین میں جنگ کی وجہ سے جو یہودی اور عرب مائیں اور بچے خانماں برباد ہو گئے ہیں ان کے لئے دس لاکھ ڈالر کا سامان روانہ کر دیا گیا۔ مشرق وسطےٰ کے لئے ۴۰ لاکھ ڈالر کی امدادی رقم مقرر کی گئی تھی۔ یہ سامان اس رقم میں سے خرید کر اسی ماہ کے اوائل میں روانہ کیا گیا ہے۔ مذکورہ بالا سامان میں ڈنمارک کا دودھ۔ ڈبہ کا دودھ۔ محفوظ گوشت اور امریکہ اور دیگر ممالک کا گندم شامل ہے فلسطین کے ۵ لاکھ پناہ گزینوں میں سے تقریباً نصف عورتیں اور بچے ہیں۔ اور مشرق وسطےٰ سے آمدہ جن اطلاعات پر فنڈ کے ایگزیکٹو بورڈ نے کارروائی کی تھی۔ ان میں صورت حال کو نازک اور خطرناک بتایا گیا تھا۔ صورت حال اب بھی بہت حوصلہ شکن بیان کی جاتی ہے کیونکہ موسم سرما کی وجہ سے بہت سے پناہ گزین پہاڑوں سے اتر کر وادیوں میں پہنچ رہے تھے۔ اور اس کی وجہ سے امداد کے لئے ایک عمدہ اور مکمل تجویز مرتب کرنا دشوار ہو رہا ہے۔ (رائٹر)

ڈنمارک کی درآمد

کوپن ہیگن ۱۸ دسمبر۔ ڈنمارک کے وزیر تجارت نے اعلان کیا کہ آئندہ سال ڈنمارک بیس کروڑ پونڈ قیمت کی اشیاء درآمد کریگا۔ اس رقم کا ایک چوتھائی برطانوی صنعت کو ملیگا۔ (رائٹر)

زراعتی اور نباتی تحقیقات میں کیمرے کا استعمال

لندن ۱۸ دسمبر۔ برطانیہ میں کیمروں کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔ زراعتی اور نباتاتی ریسرچ چمڑے کی تیاری۔ اور چاکلیٹ بنانے تک میں کیمرہ کی امداد حاصل کی جاتی ہے مثال کے طور پر کیمرہ کی مدد سے کاغذ بنانے کے لئے دوسرے خام سامان حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے آج کل کیمرے اس رفتار سے کام کرتے ہیں کہ ایٹمی دور سے قبل ان کا خیال بھی نہ آ سکتا تھا ان کی مدد سے غلہ کی پیداوار اور اس کی خوبیوں میں اضافہ کرنے کے لئے کیمروں کو کام میں لایا جا رہا ہے۔

جوں جوں پودا بڑھتا جاتا ہے۔ اس کی تصویریں لی جاتی ہیں۔ اور اس تصویر کی مدد سے بہتر فصل پیدا کرنے کے مزید تجربات کئے جاتے ہیں (رائٹر)

سوڈان میں جہالت کے خلاف مہم

خرطوم ۱۸ دسمبر۔ جہالت کے خلاف جنگ کرنے کے لئے سوڈان میں کچھ ترمیموں کے ساتھ "لاباش" کا طریق تعلیم اختیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا انکشاف محکمہ تعلیم کے مسٹر عواد ساطی نے کیا۔ انہوں نے مزید بتایا۔ کہ دارالحکومت اور اضلاع میں اسکے کامیاب تجربات کئے گئے ہیں۔ اس اسکیم کے چلانے والوں کا خیال ہے کہ اس طریقہ سے جہالت ۵ سال میں دور ہو جائے گی (رائٹر)

فرانس میں یورینیم کے ذخائر

پیرس ۱۸ دسمبر۔ کل رات یہاں جنوبی فرانس میں یورینیم کے اہم ذخائر برآمد ہونے کا انکشاف کیا گیا اطلاع ہے کہ وہاں کی دھات یورینیم کا جزو ۲ فی ہزار کلو گرام ہو گا۔ اگر یہ درست ثابت ہوا تو فرانس میں یورینیم پیدا کرنے والے سب علاقوں میں یہ علاقہ سب سے زیادہ اہمیت اختیار کر لیگا۔ (رائٹر)

برٹش گائنا کی بعد از جنگ ترقی

جارج ٹاؤن (برٹش گائنا) ۱۸ دسمبر۔ آج یہاں برٹش گائنا کے گورنر نے یہ انکشاف کیا کہ برٹش گائنا کی بعد از جنگ ترقی کے لئے ۲۵ لاکھ پونڈ الگ رکھ دیئے ہیں اور ترقی کی ایک مکمل دس سالہ اسکیم پر ۷۵ لاکھ پونڈ صرف ہو گا۔ گائنا کے ساتھ پانڈورا کو بھی ترقی دی جائے گی (رائٹر)

عراقی لیڈروں کی عمان سے واپسی

عمان ۱۸ دسمبر۔ عراقی سینیٹ کے اسپیکر اور عراقی چیف آف اسٹاف آج شرق اردن کے لیڈروں سے مشورہ کرنے کے بعد بغداد واپس چلے گئے۔ (رائٹر)

عرب پناہ گزینوں کیلئے آٹے کا مطالبہ

عمان ۱۸ دسمبر۔ شرق اردن کی حکومت نے عالمی غذائی انجمن سے عرب پناہ گزینوں کے لئے ۶۰ ہزار ٹن آٹا طلب کیا ہے۔ (رائٹر)

دنیا گرم تر ہوتی جا رہی ہے

لندن ۱۸ دسمبر۔ ایک برطانوی سائنسدان حال ہی دائرہ قطب جنوبی پہنچا ہے یہ اس نظریئے کا مطالعہ کریگا کہ دنیا گرم تر ہوتی جا رہی ہے سائنسدان کا نام مسٹر جی۔ ایچ اسمتھ ہے یہ گلیشیر کے ایک مستند ماہر ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ حرارت کے بڑھنے کے باعث گلیشیر (برف کے تودے) دنیا کے بہت سے حصوں میں گھٹتے جا رہے ہیں دائرہ قطب جنوبی میں درجہ حرارت اور برف کے تودوں کی حالت کے مطالعہ سے خیال کیا جاتا ہے یہ علم ہو جائیگا کہ دنیا کی حرارت میں اضافہ ہو رہا ہے یا نہیں۔ دائرہ قطب جنوبی میں برف کے تودے سب سے زیادہ ہیں (رائٹر)

افریقہ میں ہاتھیوں کو تربیت دینے کی اسکیم

کیپ ٹاؤن ۱۸ دسمبر۔ عنقریب افریقی ہاتھی ہندوستانی ہاتھیوں کی طرح کام کرنا شروع کر دینگے مزدوروں کے کام میں تخفیف کرنے کے لئے روڈیشیا کے ایک کسان نے لنکا اور برما کی طرح ہاتھیوں کو پکڑنے اور ان کو تربیت دینے کی اسکیم تیار کی ہے۔ یہ کسان لفٹنٹ کرنل اے۔ پیکاک ہیں انہوں نے جنگ سے قبل ہاتھیوں سے کام لینے کے طریقے کو سیکھا ہے۔

جب سے وہ افریقہ میں مقیم ہیں۔ انہوں نے روڈیشیا کے ہاتھیوں کا بغور مطالعہ کیا ہے۔ اور شمال میں بھی ہاتھیوں کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ اگر بری طریقے استعمال کئے گئے۔ تو ہاتھی ملک کی صنعت کے لئے بہت کارآمد ثابت ہوں گے خاص طور پر ان علاقوں میں جہاں ٹسی ٹسی نامی مکھیاں گھوڑوں کے استعمال میں حائل ہوتی ہیں۔

لفٹنٹ کرنل پیکاک کی یہ تجویز ہے کہ ابتداء میں تجربے کے طور پر مختصر تعداد میں ہاتھیوں کو تربیت دی جائے اور اس تربیت کے مصارف مرکزی افریقی کونسل کے ممبران برداشت کریں۔ اس مقصد کے لئے برما سے کوئی ایک مہاوت منگانے پڑینگے یہ مہاوت افریقی باشندوں کو یہ فن سکھا سکینگے

کسی زمانے میں یہ یقین عام تھا کہ ہندوستانی ہاتھیوں کے برعکس افریقی ہاتھیوں کو تربیت نہیں دی جا سکتی۔ لیکن جن ماہرین نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ اور اگر افریقی ہاتھیوں کو تربیت دی جائے۔ تو ایشیائی ہاتھیوں کی طرح مفید ثابت ہو سکیں گے۔ بلکہ ان سے زیادہ مضبوط اور قوی ثابت ہوں گے۔ (رائٹر)

صوبہ سرحد [illegible] کالج میں سائنس کی جماعتیں کھول دی گئی ہیں۔ [illegible] کالج کو ڈگری کالج کر دیا گیا ہے۔ حکومت ایک [illegible] کالج کے قیام کے متعلق غور کر رہی ہے۔ مرکزی حکومت نے قبائلی علاقے میں تعلیم کے انتظامات کے سلسلہ میں [illegible] لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ (رائٹر)

صوبہ سرحد میں مذہبی دارالعلوم اور بیت المال قائم کیا جائے گا!

سرحد کے وزیر تعلیم کی تصریحات

پشاور ۱۸ دسمبر۔ صوبہ سرحد کی مختلف تعلیمی اسکیموں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے صوبہ سرحد کے وزیر تعلیم میاں جعفر شاہ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ "میں اپنے صوبہ کے لئے یونیورسٹی بنانا پسند کرتا ہوں لیکن یا تو صوبے میں میں ایک مکمل یونیورسٹی بنانا چاہتا ہوں جس میں انجینئرنگ۔ زراعت اور دیگر ٹیکنیکل مضامین کے کالج ہوں۔ یا بالکل یونیورسٹی کے قیام ہی کے خلاف ہوں جہاں تک ہماری تعلیمی ضروریات کا سوال ہے میرے صوبے کے لوگ پاکستان کے دیگر تعلیمی مراکز سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں۔ میں صوبہ پرستی پر یقین نہیں کرتا"۔ بیان کو جاری رکھتے ہوئے میاں جعفر شاہ نے کہا۔ ہم اسلامیہ کالج پشاور میں ایک دارالعلوم قائم کر رہے ہیں۔ اس دارالعلوم میں مذہب کی اعلیٰ معیاری تعلیم دی جائے گی۔ اور جن طالب علموں کو میٹرک کا امتحان پاس کر لیا ہو گا۔ ان کو دارالعلوم میں داخل کیا جائیگا۔ میاں صاحب نے ان اصلاحات کا ذکر بھی کیا۔ جن کا عہد کیا جا چکا ہے۔ انہوں نے کہا ہماری حکومت نے [illegible] میں صنعت و حرفت کی تربیت کے لئے ایک مدرسہ قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا

عالمِ اسلام سے اتحاد کی اپیل

کراچی ۱۸ دسمبر۔ ملا صاحب شور بازار کی خدمت میں سٹی مسلم لیگ کراچی نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے تمام اسلامی ممالک سے اپیل کی۔ کہ وہ ایک دوسرے کے قریب آ جائیں۔ اور اسلامی رشتہ کو مضبوط کریں۔ مسلمانوں کی تمام تر طاقت اتحاد سے وابستہ ہے۔ اس تقریب میں وزیر اعظم پاکستان مسٹر لیاقت علی خاں سردار عبدالرب نشتر۔ مولانا شبیر احمد عثمانی کے علاوہ افغانستان شرق اردن اور عراق کے سفراء نے بھی شرکت کی۔

فلسطین عالمِ اسلام کا پہلا دفاعی مورچہ ہے

پشاور ۱۸ دسمبر۔ مفتی اعظم فلسطین کے ذاتی نمائندے شیخ عبداللہ غوشیہ نے جو افغانستان کے بعد پاکستان کا دورہ کر رہے ہیں۔ کل پشاور میں بیان کیا کہ اسلامی ممالک پر حملے کی صورت میں فلسطین پہلا دفاعی مورچہ ہے۔ جہاں دشمن سلطان صلاح الدین ایوبی کے زمانہ سے بھی زیادہ مسلمانوں کو مٹانے کے لئے طاقت صرف کر رہا ہے۔

یہود کی درخواست مسترد ہو گئی

پیرس ۱۸ دسمبر۔ نام نہاد یہودی حکومت نے سلامتی کونسل کی رکنیت کیلئے درخواست دی تھی۔ اسے اکثریت کے ووٹ نہیں مل سکے۔ امریکہ اور روس کے علاوہ تین اور ممالک نے اس کے حق میں ووٹ دیا مگر کامیابی کے لئے سات ووٹ ضروری تھے۔ مخالف ووٹ صرف شام کا تھا۔ پانچ ممالک غیر جانبدار رہے جن میں فرانس اور برطانیہ بھی شامل ہیں۔ برطانوی نمائندے نے اس بات پر زور دیا کہ غیر معین عرصہ کے لئے رائے شماری ملتوی کر دی جائے۔

سوتی کپڑے کے کارخانے کا سنگِ بنیاد

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ حکومت کے وزیر صنعت و حرفت ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے مغربی بنگال میں احسن سولی کے مقام پر سوتی کپڑے کے ایک بڑے کارخانے کا کل سنگِ بنیاد رکھا۔ یہ مغربی بنگال میں چوتھا کارخانہ ہے۔

چندر نگر کو ہندوستان میں ملانے کا مطالبہ

کلکتہ ۱۸ دسمبر۔ چندر نگر کی میونسپل کمیٹی نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس ریاست کو ۱۸ مارچ ۱۹۴۹ء سے پہلے پہلے ہندوستان سے الحاق کر لینا چاہیئے۔ اس کے لئے انہوں نے حکومت فرانس سے پُر زور اپیل کی ہے۔

فلسطین کے مہاجرین نے جبریہ اتحاد یہ مسترد کر دیں

دمشق ۱۸ دسمبر یہاں فلسطین کے مہاجرین نے ایک میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا کہ عرب حکمرانوں عرب لیگ اور عرب یونٹی کمیٹی کو برقیات ارسال کئے جائیں۔ ان برقیات میں یہ اعلان کیا جائے کہ وہ جبریہ اتحاد کو مسترد کرتے ہیں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ انکے ملک کو مکمل آزادی دی جائے (استار)

امریکہ چین کی موجودہ حکومت کو مدد دیگا

واشنگٹن ۱۸ دسمبر۔ اقتصادی تعاون کے منتظم مسٹر پول ہاف مین چین جنوبی کوریا اور جاپان کا دورہ کرنے کے بعد واپس امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ کل انہوں نے ٹوکیو میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ بعض اخبارات نے میرے بیان کا غلط مفہوم لیا ہے۔ میں نے صرف یہ کہا تھا کہ جب تک موجودہ وزارت قائم ہے امریکی امداد بدستور جاری رہے گی۔ لیکن اگر کمیونسٹ وزارت برسرِ اقتدار آ گئی۔ تو امریکہ چین کو مدد دینے سے معذور ہوگا۔

فرانسیسیوں کی چھاپہ مار کارروائی

ہنام ۱۸ دسمبر ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ سیام میں فرانسیسی فوج نے ہنام کی ایک اسلحہ ساز فیکٹری اور ایک لشکر گاہ کو تباہ کر دیا ہے کچھ عرصہ سے فرانسیسی فوجوں نے وسیع پیمانے پر حملے شروع کئے ہیں۔ یہ ان کا پیش خیمہ معلوم ہوتا ہے۔

سی پی کے سرکاری ملازمین کو انتباہ

ناگپور ۱۸ دسمبر۔ سی پی کی حکومت نے ملازمین کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے راشٹریہ سیوک سنگھیوں کے مظاہروں میں شرکت کی۔ تو انہیں معطل کر دیا جائیگا

برٹش گیانا کے مسلمانوں کی طوفان زدوں کی امداد

برٹش گیانا ۱۸ دسمبر۔ برٹش گیانا کے مسلم باشندوں نے ۳۴۴ پونڈ اور مغربی پاکستان کے ہندوستانیوں نے ۵۳ پونڈ دئے اور وہ قرار دیا ہے کہ حالیہ طوفان میں خانماں برباد لوگوں کی امدادی فنڈ میں جمع کرایا۔

غیر ملکی مقبوضات کا الحاق ناگزیر ہے

جے پور ۱۸ دسمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کل ایک تقریر میں ہندوستان میں غیر ملکی مقبوضات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ امر لابدی ہے کہ غیر ملکی مقبوضات کو سیاسی طور پر ہند سے ملنا چاہئے۔

ہڑتالیں ملک کی تباہی کا موجب ہیں

جے پور ۱۸ دسمبر۔ کل گاندھی نگر میں سردار پٹیل نے مزدوروں کے دو اجتماعوں میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ریلوے کے مزدوروں نے ہڑتال کی جو دھمکی دی ہے وہ ملک کے لئے سخت ضرر رساں ہے کمیونسٹ اور سوشلسٹ اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے انہیں بطور آلۂ کار استعمال کر رہے ہیں۔ جو لوگ ایسا کر رہے ہیں وہ قوم اور ملک کے دشمن ہیں۔

آسٹریلیا اور ہندوستان میں تجارتی گفتگو

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ حکومت ہند کے برطانیہ میں ہائی کمشنر مسٹر کرشنا مینن ڈبلن پہنچ گئے ہیں۔ تاکہ آئر حکومت کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی معاہدہ کر سکیں ابتدائی گفتگو لندن میں ہو چکی ہے۔

چاولوں کا جبری راشن بند کر دیا جائیگا

لاہور ۱۸ دسمبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ حکومت مغربی پنجاب نو ہزار ٹن گیہوں باہر سے منگا رہی ہے کچھ پہنچ بھی چکی ہے۔ جونہی کافی مقدار پہنچ جائے گی اور جبری چاولوں کا راشن بند کر دیا جائیگا نیز حکومت نے یہ گیہوں ۱۸ روپیہ فی من کے حساب سے خریدی ہے لیکن وہ ۱۵ روپے فی من کے قریب فروخت کرے گی اور وقتاً فوقتاً اس میں بھی کمی کرنے کی کوشش کرتی رہے گی۔

برطانیہ اور شرق اردن میں مالی سمجھوتہ

عمان ۱۸ دسمبر۔ شرق اردن کے وزیر مالیات جو اس وقت برطانیہ میں ہیں۔ چند ہی دنوں میں واپس آ جانے کی توقع ہے اور عمان میں معلوم ہوا ہے کہ وزیر موصوف لندن میں شرق اردن اور برطانیہ کے درمیان مالی تعلقات کا فیصلہ کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اور معلوم ہوا ہے کہ شرق اردن کی نئی کرنسی تیار ہو گئی ہے۔ اور شرق اردن کے جلد ہی دوبارہ اسٹرلنگ علاقہ میں واپس آ جانے کی توقع ہے۔ (استار)

سردار محمد ابراہیم کا عزم کراچی

تراڑکھل ۱۸ دسمبر۔ آزاد کشمیر ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ سردار محمد ابراہیم مختلف محاذوں کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج تراڑکھل سے راولپنڈی پہنچ گئے۔ راستہ میں انہیں ایک حادثہ کے نتیجہ میں معمولی زخم آئے۔ وہ کل کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

پرتگالی مقبوضات کا مستقبل

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند کے وزیر مختار کے ہندوستان پہونچنے پر پرتگالی مقبوضات کے مستقبل کے متعلق گفت و شنید شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس موضوع پر حکومت ہند کے نظریات ہندوستان میں غیر ملکی مقبوضات کے متعلق قرارداد میں ظاہر کردہ نظریات کے مطابق ہیں۔ یہ قرارداد کانگریس کے کھلے اجلاس میں پیش کی جائے گی۔ اس قرارداد میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ ہندوستان میں غیر ملکی مقبوضات کے لئے سوائے ہندوستان میں شامل ہو جانے کے اور کوئی چارہ کار نہیں ہوگا۔ (استار)

ہندوستان سے اسلحہ منگانے کی کوشش جاری ہے

جن مسلمانوں کا اسلحہ اور گولہ بارود ہجرت کے وقت ہندوستانی حکام نے رکھوا لیا تھا انہیں مطمئن رہنا چاہئیے۔ حکومت مغربی پنجاب ان کے اسلحہ وغیرہ کی بازیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ مگر اس کام میں کچھ وقت لگے گا۔

سردار پٹیل کی تقریر افسوسناک ہے

کراچی ۱۸ دسمبر۔ پاکستان کے وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین نے سردار پٹیل کی جے پور والی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریر دہلی کی کانفرنس کے بعد کی گئی ہے۔ اس میں جو کچھ کہا گیا ہے وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اس کا نتیجہ صرف یہ ہوگا کہ ان لوگوں کی کوششوں پر پانی پھر جائے گا جنہوں نے سچے دل سے اقلیتوں کی بہبود کے لئے کام کرنے کی کوشش کی۔ لیکن مجھے امید ہے کہ اس قسم کے اعلانات کا ان الفاظ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

کشمیر کی لڑائی

تراڑکھل ۱۸ دسمبر۔ میرپور سیکٹر کے علاقہ میں ہندوستانی فوجی طاقت جمع کر رہے ہیں۔ یہاں انہیں بڑی بڑی توپیں بھی لے آئے ہیں۔ پونچھ کے علاقہ میں انہوں نے ۲۵ پونڈ وزن کے ۲۷ بم برسائے۔ جھنگڑ کے علاقہ میں ایک ہندوستانی دستے نے جس کے آگے آگے ٹینک تھے کوٹلی پر قبضہ کرنے کیلئے یہاں آزاد فوج کے سپاہیوں نے بہت جانفشانی سے مقابلہ کیا مگر دشمن کی بہت زیادہ طاقت آ جانے کی وجہ سے وہ مصلحتاً پیچھے ہٹ گئے۔ ہندواڑہ کے علاقہ سے مزید ... پناہ گزین کوٹلی کے علاقہ میں آئے۔

فلسطین کے متعلق ٹرکی کا رویہ

استانبول ۱۸ دسمبر۔ روسٹر کا نامہ نگار اطلاع دیتا ہے کہ فلسطین کے مصالحتی کمیشن کے لئے ترکی کا انتخاب یہاں کے سیاسی حلقوں میں آج کل خاص الجھنوں کا موضوع بنا ہوا ہے۔ نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ چونکہ ترکی کی خارجی پالیسی میں متضاد اصول کارفرما ہیں اس لئے ثالث اور حکم کی حیثیت سے اس کا کام بہت دشوار ہے۔ ایک جانب تو وہ امریکہ سے دلی تعلقات رکھتا ہے جو اسرائیل کی حمایت پر کمربستہ ہے اور دوسری جانب دنیائے عرب سے اس کے روحانی مذہبی اور ثقافتی تعلقات قائم ہیں۔ (استار)

سویڈن اور برطانیہ میں مذاکرات

لندن ۱۸ دسمبر کل رات لندن میں برطانیہ اور سویڈن کی حکومتوں کے نمائندوں کے درمیان مذاکرات اختتام پذیر ہو گئے۔ ان مذاکرات کے نتیجہ میں برطانیہ ۱۹۴۹ء کے دوران میں سویڈن کا جو سامان زیادہ تعداد میں منگوائے گا۔ اس سامان میں لوہا۔ لگدی (کاغذ سازی کے لئے) عمارتی لکڑی اور اخباری کاغذ شامل ہے۔ (استار)

افغان لیبر کمشنر دہلی میں

نئی دہلی ۱۸ دسمبر۔ افغانستان کے لیبر کمشنر نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔ آپ دہلی میں ایک ہفتہ قیام کریں گے۔ وہ ہندوستان میں مزدوروں کی حالت سے آگاہی حاصل کرنے کیلئے لیبر وزارت کے افسروں سے ملاقات کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (استار)

لنڈن ۱۸ دسمبر۔ کمیونسٹ فوجیں پیکنگ کے دروازوں تک پہنچ گئی ہیں۔ انہوں نے شہر کے ایک حصہ کو نذر آتش کر دیا ہے۔ (استار)